کتاب الشفاء لقاضی عیاض کی تلخیصات کا مطالعہ

A Study of Summaries of Qādhī Ayāz's Kitab al Shifā

* محمد علیم

** ڈاکٹر محمد سجاد

Abstract

Kitab al Shifa of Qādhī Ayāz (544 A.H) is a comprehensive and detailed account of Fadhāil and Ḥaqūq (Rights) of the Holy Prophet, Muḥammad (SAW). This was first book of its kind. The book attracted 'Ulamā, scholars and general readers especially of Sīrah branch of Islamic Knowledge. This article deals with the Summaries of Kitāb al Shifā written by different authors throughout the history of Islamic Knowledge. Almost twenty such books have been enlisted; four of them being discussed in detail. Most of these summaries have been wiped off by course of time; some of them found as manuscript and only one found available in print. A brief comparative study of this last book with Kitāb al Shifā has been conducted precisely. The Article elaborates some aspects of a neglected branch of Sīrah studies.

Key Words: Prophet, Muḥammad (SAW), Qādhī Ayāz, Kitab al Shifa, Summary of Sirah, Ḥaqūq, Fadhāil.

تعارف مؤلف و کتاب

قاضی عیاض بن موسی الیحصبی 476 ہجری کو سبتہ کے مقام پر پیدا ہوئے، آپ کا خاندان اندلس کا رہنے والا تھا۔ ان کے جدِ امجد پہلے فاس اور پھر سبتہ میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ قاضی عیاض نے بیس سال کی عمر میں قاضی ابو علی غسانی صدفی سے حدیث حاصل کی اور ان کی وفات کے بعد آپ قرطبہ (اندلس) تشریف لے گئے اور وہاں کے کبار علما سے علم حاصل کیا[1] اور ان کے شیوخ کی تعداد سو سے زیادہ ہے[2]۔ آپ اٹھائیس سال کی عمر میں مناظرہ کرنے لگے اور پینتیس سال کی عمر میں منصب قضا پر فائز ہوئے اور ایک مدت تک سبتہ اور غرناطہ میں قاضی رہے۔ قاضی عیاض کو علوم حدیث، نحو، فقہ، کلام عرب اور عرب کے ایام و انساب کی معرفت میں مہارت تامہ حاصل تھی، آپ ایک عمدہ شاعر بھی تھے[3]۔ انھوں نے بہت سی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، علامہ الذہبی نے ان کی تصانیف کے نام ذکر

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ حدیث و سیرت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔ اسلام آباد (aleem365@gmail.com)

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، چیئرمین شعبہ مطالعات بین المذاہب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔ اسلام آباد (msajjadaiou@hotmail.com)

1 ابن بشکوال، ابو القاسم خلف بن عبد الملک (المتوفی: 578ھ)، الصلة في تاريخ أئمة الأندلس (تحقیق: السید عزت العطار الحسینی)، مکتبۃ الخانجی، ط: الثانیۃ، 1374ھ - 1955م، ص 429

2 ابن الأبار، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر القضاعی، المعجم في أصحاب القاضي الإمام أبي علي الصدفي، دار صادر، بیروت، 1885م، ص 295۔

3 ابن خلکان، ابو العباس شمس الدین الاربلی (681ھ)، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان،، دار صادر، بیروت، 1900م، ج 3، ص 484۔

کیے ہیں[4]۔ قاضی عیاض نے 9 جمادی الاخری 544 کو مراکش میں وفات پائی۔ ان سے طلباء کی کثیر تعداد نے علم حاصل کیا اور ان کی وفات کے بعد تمام اہم محدثین نے ان کی کتب سے استفادہ کیا اور جابجا حوالے دیے۔ علامہ یحییٰ بن شرف النووی نے شرح مسلم میں، علامہ بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری میں اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں ان سے خوشہ چینی کی ہے۔ محدثین جہاں پر "قال القاضی" کہتے ہیں وہاں قاضی عیاض ہی مراد ہوتے ہیں۔ ان کی کتاب" الشفا بتعریف حقوق المصطفی" اپنے موضوع پر جدید، منفرد اور مقبول کتاب ہے، جس کا بنیادی موضوع رسول اللہ ﷺ کے فضائل اور امت پر حقوق کا بیان ہے۔ ذیل میں اس کتاب کے موضوعات کا مختصر خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

کتاب الشفا کے موضوعات

کتاب الشفا کو چار قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے:

قسم اوّل: اللہ تعالی کی جانب سے نبی اکرم ﷺ کے عظیم مرتبہ کا اظہار۔ اِس قسم میں چار ابواب ہیں، جو ذیلی فصول میں تقسیم ہیں:

پہلا باب: اللہ تعالی کی بارگاہ سے نبی پاک ﷺ کی ثنائے جمیل۔ اس باب میں دس فصلیں ہیں۔ **دوسرا باب:** احادیث صحیحہ جن سے اللہ تعالی کی بارگاہ میں رسول اکرم ﷺ کی عزت وشان کا پتہ چلتا ہے، اس میں بارہ فصلیں ہیں۔ **تیسرا باب:** اللہ تعالی نے رسول اکرم ﷺ کی صورت اور سیرت کی تکمیل فرمائی، اس باب میں ستائیس فصلیں ہیں۔ **چوتھا باب:** وہ آیات اور معجزات جو اللہ تعالی نے آپ کے دست مبارک پر ظاہر فرمائے، اس میں تیس فصلیں ہیں۔

قسم ثانی: نبی کریم ﷺ کے وہ حقوق جو تمام مخلوق پر واجب ہیں، اس قسم میں چار ابواب ہیں۔

پہلا باب: حضور ﷺ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی اطاعت فرض ہے، اس میں پانچ فصلیں ہیں۔ **دوسرا باب:** رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ سے اخلاص لازم ہے، اس باب میں چھے فصلیں ہیں۔ **تیسرا باب:** حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر لازم ہے۔ **چوتھا باب:** نبی اکرم ﷺ پر صلاۃ وسلام کا حکم، اس باب میں دس فصلیں ہیں۔

قسم ثالث: رسول اللہ ﷺ کے لیے جو اُمور جائز یا ممنوعہ ہیں۔ یہ قسم پہلے ابواب کا خلاصہ اور کتاب کی اہم ترین قسم ہے، اس میں دو ابواب ہیں۔

پہلا باب: امور دینیہ میں۔ اس میں سولہ فصلیں ہیں۔ **دوسرا باب:** اُمور دنیا میں۔ اس میں نو فصلیں ہیں۔

قسم رابع: رسول اللہ ﷺ علو شان میں تنقیص کرنے یا گالی کا حکم۔ اس قسم میں تین ابواب ہیں۔

پہلا باب: وہ اُمور جو نبی اکرم ﷺ کے حق میں نقص اور سبّ ہیں، اس باب میں دس فصلیں ہیں۔ **دوسرا باب:** بارگاہ اقدس کے گستاخ کا حکم اور اس کی سزا۔ **تیسرا باب:** اللہ کریم کی بارگاہ میں، انبیائے کرام، ملائکہ، کتب سماویہ اور اہل بیت کی شان میں گالی بکنے والے کا حکم۔ اس باب میں پانچ فصلیں ہیں۔

کتاب الشفاء سے ہر زمانے کے علما نے استفادہ واعتنا کیا اور اس کی خدمت کی اور کتاب الشفا کی درجنوں شروح اور متعدد اختصارات

---

4 الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان (748ھ)، تذکرۃ الحفاظ، (دراسۃ وتحقیق: زکریا عمیرات)، دار الکتب العلمیۃ بیروت، 1998م، ج4، ص67۔

وتلخیصات تیار کیے گئے۔ زیر نظر مضمون میں اس کتاب کی تلخیصات کی فہرست اور بعض کا مختصر جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

کتاب الشفا کی تلخیصات

تحقیق کے دوران کتاب الشفا کی چودہ مجرد تلخیصات اور ایک تلخیص بمعہ شرح، نیز دو شروح "الاکتفاء فی شرح الفاظ الشفاء" اور "نسيم الرياض في شرح الشفاء للقاضي عياض" کی بالترتیب دو اور تین تلخیصات سامنے آئیں، اس طرح کتاب الشفا اور اس کے متعلقات کی کل بیس تلخیصات زیر نظر ہیں۔ ذیل میں کتاب الشفاء کی تلخیصات کی فہرست درج ہے، پہلے ان چار کتب کا اندراج ہے، جن پر قدرے تفصیلی نوٹ اس مقالہ کا حصہ ہے، پھر تلخیص معہ شرح اور اس کے بعد شروح کی تلخیصات کا اندراج ہے۔ یہ فہرست کشف الظنون [5]، الفہرس الشامل (سیرۃ) [6]، خزانۃ التراث [7]، محمد عبد الحیی الکتانی [8]، طارق بن محمد الطاطمی [9]، عبد اللہ محمد الحبشی [10] اور عبد الجبار الرفاعی [11] کی معلومات پر مبنی ہے۔

1. تحفة اخوان الصفا في اختصار كتاب الشفاء- نجم الدين محمد بن احمد بن علي القرشي الاموي الاسنوي المصري الشافعي(763ھ)۔ زیر تبصرہ
2. لباب الشفاء- محمد بن الحسن بن محمد الزهري المالقي المالكي (ت 771ھ)- زیر تبصرہ
3. النجم الثاقب في اشرف الناقب (أسنى المطالب في أشرف المناقب)- أبي طاهر الحسن بن عمر بن حبيب الدمشقي الحلبي الأديب (ت 779ھ) ۔ زیر تبصرہ
4. توثيق عري الايمان في تفضيل حبيب الرحمن لابي القاسم شرف الدين عبد الله بن عبد الرحيم بن ابراهيم الحموي الشافعي المعروف بابن البازي(738 ھ) - زیر تبصرہ
5. اختصار الشفاء لأبي عبدالله شمس الدين محمد بن علي ابن جعفر البلالي العجلوني القاهري الشافعي (ت820ھ)[12]۔
6. مختصر الشفا المسمى بالوفا- لابن الاخيضر وهو جلال الدين احمد بن محمدالخجندي -اس اختصار کا ذکر کشف الظنون[13]

---

5 حاجی خلیفۃ، مصطفیٰ بن عبداللہ (1067ھ)، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1992م، ج2، ص1053۔

6 الفهرس الشامل للتراث العربي الإسلامي (السيرة)، مؤسسۃ آل البیت، عمان، 1996

7 الحلو، عبدالفتاح محمد، خزانة التراث - فہرس مخطوطات، مطبعۃ مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الاسلامیۃ، الریاض (عدد الأجزاء: ثمانیۃ)

8 الکتانی، محمد عبدالحیی (1382ھ)، المدخل إلى كتاب الشفا (تحقیق وتقدیم: خالد بن محمد المختار البداوی السباعی)، دار الحدیث الکتانیۃ، طنجہ، 1436ھ/2015م ص160۔163

9 طاطمی، طارق بن محمد، الشروح والمؤلفات الموضوعة على كتاب الشفا للقاضي عياض اليحصبي، مرآۃ التراث: مجلۃ مرکز الدراسات والابحاث وإحیاء التراث بالرابطۃ المحمدیۃ للعلماء، الرباط، ج2، ص134۔157۔

10 الحبشی، عبداللہ محمد، جامع الشروح و الحواشي، المجمع الثقافی، ابوظبی، 2004، 3ج۔

11 الرفاعی، عبدالجبار، معجم ما کُتب عن الرسول وأهل البيت صلوات الله عليهم، وزارۃ فرہنگ وارشاد اسلامی، تہران، 1371۔

12 السخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (902ھ)، الضوء اللامع لأهل القرن التاسع ، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت، ج8، ص178۔

13 حاجی خلیفۃ، كشف الظنون ، ج2، ص1054۔

اور مجلّہ الفیصل میں ابن الاخیضر کی کتب کے ضمن میں کیا گیا ہے[14]۔ عبد اللہ محمد الحبشی نے اسے شرح الشفا قرار دیا ہے[15]۔ اسی طرح السخاوی نے بھی الخجندی کی شرح الشفاء کا ذکر کیا ہے، لیکن کتاب الشفاء کی کسی تلخیص کا ذکر نہیں کیا[16]، تاہم مجلۃ المناہل میں د۔ بدری محمد فہد نے اسے کتاب الشفاء کا اختصار قرار دیا ہے[17]۔

7. مختصر الشفا، احمد بن تركي المنشليلي(979 ھ)[18]۔
8. مختصر الشفا، محمد الاشرفي بن خليل بابا المؤذن البرسوي القادري (1025 ھ)[19]۔
9. مختصر الشفا، احمد بن عبد الله البرسوي القادري الشهير بمؤذن (1205 ھ)[20]۔
10. حسن الوفا بالتنبية علي بعض حقوق المصطفي (مختصر الشفا)، عبد الله بن علي سويدان (1234)[21]۔ اس کا مخطوط مکتبة الازهرية میں رقم (2041) 2399 کے تحت موجود ہے[22]۔
11. اختصار الشفا (لم يتم)، أبو عبد الله محمد المكي بن المصطفى بن عزوز التونسي[23]۔
12. اختصار الشفاء (مع شرح)۔ شيخ مصطفى بن محمد بن رحمة الله الأنصاري الدمشقي ، ثم المدني الحنفي، المعروف بالرحمتي[24]۔ علامہ الکتانی نے المدخل میں لکھا ہے کہ مفتی زبید محدث عبد الرحمٰن الاہدل نے اپنے ثبت "النفس اليماني في إجازة بني الشوكاني" میں اسے خوبصورت اختصار اور بے مثل شرح قرار دیا ہے۔ تاہم الحبشی نے اپنی کتاب جامع الشروح والحواشی

---

14 حمد الجاسر، **الاكتساب في تلخيص الانساب**، مجلۃ الفیصل شہریۃ، مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الإسلامیۃ، الریاض، مارس 1914، ص 44۔

15 الحبشی، **جامع الشروح و الحواشي**، ج 1، ص 1092۔

16 السخاوی، **الضوء اللامع**، ج 2، ص۔ 194، ترجمۃ رقم 530۔ لکھا ہے: وشرع في شرح الشفا فكتب منه قطعة في كراريس

17 بدری، د۔ محمد فہد، کتاب **الشفا بتعريف حقوق المصطفى**، مجلۃ المناہل (المغربیۃ)، وزارۃ الشؤون الثقافیۃ، الرباط، المغرب، ع 19، س 7، صفر 1401/دجنبر 1980م، عدد خاص بالقاضی عیاض، ص 534۔

18 کحالۃ، عمر بن رضا بن محمد راغب (1408ھ)، **معجم المؤلفين**، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ج 1، ص 180۔

19 البغدادی، إسماعیل باشا، **هدية العارفين في أسماء المؤلفين وآثار المصنفين**، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ج 2، ص 270۔

20 نفس مصدر، ج 1 ص 181۔ نوٹ: احمد بن عبد اللہ البرسوی بھی دو ہیں، ایک 1053 میں فوت ہوئے، **هدية العارفين** ج 1، ص 158، جب کہ دوسرے مذکورہ صدر ہیں۔ سیریل نمبر 8 اور 9 پر دراصل ایک ہی فرد ہے، جس کا ذکر ابْن الْمُؤَذّن مُحَمَّد الاشرفی بن خَلِيل بَابا الْمُؤَذّن البرسوى الْحَنَفِيّ الصوفى القادرى کے نام سے اوپر ہوا اور پھر مُؤذن زَاده- احْمَد بن عبد الله البرسوى القادرى الْخَطِيب الشهير بمؤذن زَاده (الْمُتَوفَّى 1205ھ) کے نام سے نیچے بھی ہوا ہے، جو مؤلف **هدية العارفين** کا تسامح ہے، کیونکہ دونوں جگہ پر مؤلف کی تصانیف کے نام بالکل ایک جیسے ہیں۔

21 الترابی، د۔ البشیر علی حمد، **القاضي عياض وجهوده في علمي الحديث: رواية و دراية**، دار ابن حزم للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ط: الاولی، 1418ھ/ 1998م، ص 325۔

22 الحبشی، **جامع الشروح و الحواشي**، ج 1، ص 1099۔

23 عبد الحي بن عبد الکبیر الکتانی، **فهرس الفهارس والأثبات ومعجم المعاجم والمسلسلات**، دار الغرب الإسلامی بیروت، 1982م، ج 2، ص 860۔

24 نفس مصدر، ج 1، ص 355، رقم 213۔

میں اسے شہاب الخفاجی کی نسیم الریاض کا اختصار قرار دیا ہے[25]۔ عبدہ علی کوشک نے بھی اپنے مقدمہ کتاب الشفا میں اسے معجم المؤلفین اور الاعلام[26] کی سند پر نسیم الریاض کی شرح قرار دیا ہے[27]۔

13. مختصر كتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، مؤلف مجهول، دار الكتب الوطنيه (ابوظبي)، الامارات العربيه المتحده،رقم الحفظ: 18/آ3/275 بحواله خزانة التراث - فهرس مخطوطات (77/ 857، الرقم التسلسلي: 78944 (مكتبة الشاملة)

14. مكتبةالأسد 913 ت پر بھی ایک مجہول مؤلف کا اختصار کتاب الشفا درج ہے۔

اختصار مع شرح

15. اتحاف اهل الصدق(شرح مختصر الشفا للمؤلف)، احمد بن محمد الصاوي (1241ھ)- مخطوط جامعة ييل (Yale University) 12548[28]۔

شرح کا اختصار

16. علامه عبد الباقي بن عبد المجيد بن عبد الله المخزومي المكي (743) کی کتاب الشفاء کی شرح کا اختصار محمد بن علی بن طولون الصالحی (953ھ) نے "مختصر الاكتفاء لليماني" کے نام سے کیا، جس کا مخطوطہ برلین میں رقم 900 کے تحت موجود ہے، لیکن آگے الحبشی نے ص 1094 پر اس کا نام "الاصطفاء في شرح غريب الشفا"[29] درج کیا اور اسکوریال رقم 1571 پر اس کے مخطوطہ کی خبر دی۔ اسکوریال کے اسی مذکورہ مخطوطہ کو بروکلمان نے بھی محمد بن طولون العبائجی سے منسوب کیا ہے اور اس کے ساتھ اسی کتاب کے ایک اور اختصار کو کسی مجہول مؤلف سے منسوب کرتے ہوئے مکتبہ برلین میں رقم 2566 پر اس کے مخطوطہ کا ذکر کیا ہے[30]۔ یہاں پر کتاب الشفا کے فاضل محقق عبدہ علی کوشک کو اشتباہ لگا ہے اور انھوں نے مذکورہ بالا دونوں تلخیصات کو "الاكتفاء في شرح الفاظ الشفا" کی بجائے کتاب الشفا کا اختصار سمجھ لیا ہے[31]۔ اسی طرح عبدہ علی کوشک نے کشف الظنون کے حوالہ سے "تلخيص الاكتفا في شرح الفاظ الشفا" کا ذکر شروح میں کیا ہے[32] اور اسے الاکتفا سے الگ تصور کیا ہے، لیکن مقالہ نگار کا خیال ہے کہ کشف الظنون میں کتاب کے نام کے ساتھ "تلخیص" کا لفظ اضافی ہے، وہ دراصل مذکور "الاکتفا" ہی ہے، جسے حاجی خلیفہ نے شروح کے ضمن میں درج کرتے ہوئے لکھا ہے: ومن شروحه تلخيص الاكتفا في شرح

---

25 الحبشی، جامع الشروح و الحواشي ،ج1،ص1096۔

26 كحالة، معجم المؤلفين ،ج12 ص 277۔ و۔ الزركلی، خير الدين بن محمود الدمشقی، الأعلام، دار العلم للملايين، 2002م، ج7، ص 241۔

27 کوشک، عبدہ علی، مقدمه تحقيق كتاب الشفا بتعريف حقوق المصطفى للقاضي، جائزة دبي الدولية للقرآن الكريم، 2013م، ص 23، رقم 8۔

28 الفهرس الشامل للتراث (سيرة)، ص 12۔

29 الحبشی، جامع الشروح و الحواشي، ج1، ص1092، 1094۔

30 بروكلمان، تاريخ الأدب العربي (تعريب د۔ السيد يعقوب بكر)، دار المعارف، مصر، ط: الثانية، ج6، ص 269۔

31 کوشک، مقدمه تحقيق كتاب الشفا ، ص 22، رقم 4و5۔

32 نفس مصدر، ص 15، رقم 2۔

ألفاظ الشفا للامام أبی المحاسن عبد الباقي [33]-

17. کتاب الشفاء کی شھاب الدین احمد بن محمد بن عمر الخفاجی (1069ھ) کی **مشہور شرح** "نسیم الریاض في شرح الشفاء للقاضي عیاض[34]" **تین اختصارات ہوئے، جو درج ذیل ہیں**

أ. مختصر شرح الشفا للخفاجي، اسمعیل بن عبد الله الاسکداري (1182)[35] -

ب. مختصر نسیم الریاض، عبد الله بن محمد بن الحسن الجشتیمي السوسي (1198)[36] -

ج. **ایک اختصار جو کسی مجہول ملخص سے منسوب ہے، کے مخطوطہ کی** الظاهرية ثان رقم 69 **پر موجودگی کی خبر بروکلمان نے بھی دی ہے**[37]-

منتخب تلخیصات کا تفصیلی مطالعہ

ذیل میں چار منتخب تلخیصات کا قدرے تفصیل سے تعارف پیش کیا جارہا ہے:

1- المعتمد من النقول مما جاء في تفضیل الرسول» "توثیق عرى الإیمان"

مؤلف / مصنف: قاضي القضاة شرف الدین هبة الله بن عبد الرحیم البارزي الحموي(738ھ)

مخطوط: مکتبةالأسد الرقم 47325 و الرقم2 م ف/م/2251ت1، مکتبة القومیة الفرنسیة رقم عرب 1970-مکتبة الازهریة 1179، المکتبة العثمانیة حلب رقم 160-

طبا عت: دار الحدیث الکتانیة، المغرب-

صفحات: اصل: متن کتاب 1116 ص، تلخیص: 545 (اوراق: 273)

توضیحی نوٹ: المعتمد من النقول مما جاء في تفضیل الرسول المسمى "توثیق عري الایمان في تفضیل حبیب الرحمن، **ابی القاسم شرف الدین ہبۃاللہ بن عبد الرحیم بن ابراہیم الحموی الشافعی المعروف باابن البازی (738ھ)، کی کتاب ہے جو ایک جلد میں کتاب الشفا کی تلخیص ہے[38]۔ علامہ عبد الحیی الکتانی لکھتے ہیں کہ اس کا ایک عمدہ نسخہ مکتبہ وطنیہ پیرس میں ہے، جب کہ ایک اور نسخہ مکتبہ احمد یہ حلب میں ہے، جس کے بارے میں انھیں شیخ راغب الطباخ نے معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ وہ بہت عمدہ نسخہ ہے اور ایک بڑی جلد میں کتاب الشفاء کی تلخیص کر کے چار ارکان پر مشتمل ترتیب دیا گیا ہے۔ رکن اوّل: فضل الصلوۃ والسلام۔ رکن دوم: فضائل مصطفیٰ ﷺ۔ رکن**

---

33 حاجی خلیفۃ، کشف الظنون، ج2، ص1053۔

34 الخفاجی، شہاب الدین احمد بن محمد، نسیم الریاض في شرح شفاء القاضي عیاض، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط1/1421-2001۔

35 الحسینی، محمد خلیل بن علی بن محمد بن محمد مراد، ابو الفضل (التوفی: 1206ھ)، سلك الدرر في أعیان القرن الثاني عشر، دار البشائر الإسلامیۃ، ط: الثانیۃ، 1408ھ-/1988م، (عدد الأجزاء: 4)، ج1 ص 255۔ و۔ الزرکلی، الاعلام، ج1 ص328۔

36 الزرکلی، الاعلام، ج4 ص130۔

37 بروکلمان، تاریخ الأدب العربي، ج6، ص271۔

38 حاجی خلیفۃ، کشف الظنون، ج1، ص503

سوم: رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کے بیان میں۔ رکن چہارم: آپ ﷺ کے معجزات۔

وہ (علامہ راغب الطباخ) بتاتے ہیں کہ اس مخطوطہ کا نسخ 723ھ میں مکمل ہوا اور اس کے اوپر مؤلف گرامی کی موجودگی میں اس کتاب کی کثیر سماعات کا ذکر ہے[39]۔ المدخل إلي كتاب الشفاء کے محقق خالد بن محمد المختار نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ شیخ محمد بن عبد اللہ الشعار البیروتی اس پر تحقیق کر رہے ہیں[40] اور نظام بن محمد صالح یعقوبی کی تحقیق سے اس کی دار الحدیث الکتانیہ سے طباعت کی معلومات بھی انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ اس کے مخطوطات کے نسخے متعدد مکتبات میں پائے جاتے ہیں۔ ایک مخطوطہ علی بن جمعۃ بن إبی الحسن الھلالی الحموی کا نسخ شدہ مکتبہ الأسد میں رقم 47325 ورقم 2 م ف/م/2251 ت 1 پر 289 إوراق پر مشتمل، موجود ہے[41]۔ اس کا دوسرا نسخہ المكتبة العثمانية حلب رقم 160 میں دو اجزا پر مشتمل، جب کہ ایک اور نسخہ المكتبة الأزهرية رقم 1179 پر موجود ہے[42] - اس کتاب کی جلد اوّل کا ایک مخطوطہ مکتبہ وطنیہ فرانس میں بھی سیریل نمبر ARABE 1970 پر موجود ہے، جو 280 اوراق پر مشتمل ہے[43]۔ اسی کتاب توثيق عرى الإيمان في تفضيل حبيب الرحمن پر ایک مجہول مؤلف کی تنقیح اور زیادات پر مشتمل کتاب کا مخطوطہ بعنوان "محاسن التوثيق من عرى الإيمان" مکتبہ الملک عبد العزیز العامہ الریاض میں رقم 2563 پر کسی (نامعلوم) خلف بن منلا عابد بن علی بن درویش غنام الحربی کا 1167ھ - کا نسخ شدہ 81 اوراق پر مشتمل بھی پایا جاتا ہے، جس پر مکتبہ الملک عبد العزیز کے فہرست ساز کا نوٹ ہے کہ یہ مخطوطہ توثيق عرى الإيمان في تفضيل حبيب الرحمن، لابن البازری کی تنقیح و اضافہ پر مشتمل ہے۔ کشف الظنون اور دیگر متعدد مصادر میں اسے کتاب الشفا کی تلخیص قرار دیا گیا ہے۔

مقالہ نگار کو اس کے دو مخطوطات المكتبة الأزهرية اور مکتبہ القومیہ الفرنسیہ تک رسائی ہوئی، اوّل الذکر 722 ہجری میں خود علامہ ابن البازری الحموی کا لکھا ہوا ہے، جو صرف اس کتاب کے الرکن الثالث اور الرکن الرابع پر مشتمل ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور صحابہؓ و تابعین کی کرامات اور رسول اللہ ﷺ کی خواب میں رویت اور آپ سے استغاثہ کر کے مصائب سے نجات پانے کے واقعات پر مشتمل ہے، جب کہ دوسرا مخطوطہ کتاب کے پہلے دو ارکان کے بیان پر محیط 273 اوراق پر مشتمل ہے اور 769 ہجری میں محمد بن علی بن سلیمان الکاتب کا لکھا ہوا ہے۔ یہ کتاب جن موضوعات پر مشتمل اور جن مآخذ پر مبنی ہے، اُن کا مختصر بیان درج ذیل ہے:

1۔ الرکن الاوّل: رسول اللہ ﷺ کے فضائل و معجزات پر مشتمل ہے اور کتاب الشفا کی تلخیص ہے۔ یہ رکن تین اقسام اور متعدد انواع و ذیلی فصول پر مشتمل ہے۔ قسم اوّل: رسول اللہ ﷺ کے حسی معجزات، قسم دوم: عقلی معجزات اور قسم سوم: ان کرامات و فضائل کے بیان پر مشتمل ہے، جو معجزات کی قسم سے نہیں ہیں۔ اسی رکن میں رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی اور امت پر حقوق کا بیان بھی شامل ہے۔ زیر نظر کتاب "توثيق عرى الإيمان" کا صرف یہی رکن کتاب الشفا کی تلخیص ہے، جو مکتبہ القومیہ الفرنسیہ کے مخطوطہ کے ورق نمبر سات تا ایک سو گیارہ تک محیط ہے۔

---

39 الکتانی، المدخل إلی کتاب الشفا، ص 161۔

40 نفس مصدر، ص 162۔

41 http://k-tb.com/manuscrit/asad22793-توثیق-عری-الإیمان-فی-تفضیل-حبیب-الرحمٰن

42 https://www.ajurry.com/vb/showthread.php?t=8821

43 https://gallica.bnf.fr/ark:/12148/btv1b11001555f/f6.image

2۔الرکن الثانی: یہ رکن رسول اللہ ﷺ کے ایسے فضائل، معجزات، شمائل، خصائص، اثبات نبوت، اسما مبارکہ اور مبشرات کے بیان پر محیط بارہ (12) ابواب پر مشتمل ہے، جن کا احاطہ کتاب الشفا میں نہیں ہو سکا یا وہاں مکمل وضاحت سے بیان نہیں ہو سکیں۔ اس رکن کے ہر باب کا ماخذ مختلف کتب ہیں، جن کا ذکر ملخص گرامی نے ہر باب کی ابتدا میں کیا ہے۔ یہ رکن ورق نمبر ایک سو بارہ تا مخطوطہ کے آخری ورق نمبر دو سو تہتر تک محیط ہے۔

3۔الرکن الثالث: یہ رکن رسول اللہ ﷺ سے حیات مبارکہ میں اور بعد از وصال استعانت و استغاثہ طلب کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کے مباحث و واقعات پر محیط، دو اقسام اور چار ذیلی مباحث پر مشتمل ہے۔

4۔الرکن الرابع: یہ رکن امت محمدیہ کے اولیا کی کرامات کو رسول اللہ ﷺ کا معجزہ کی حیثیت سے، اس کے مباحث اور واقعات کا بیان ذکر کرتا ہے۔

الجزء الأول من كتاب توثيق عرى الإيمان في تفضيل حبيب الرحمن

مکتبة القومية الفرنسية رقم عرب 1970 کا مخطوطه

المكتبة الأزهرية رقم 1179 کے مخطوطہ کے پہلے دو صفحات۔

2- تحفة اخوان الصفا في اختصار كتاب الشفا

مؤلف / مصنف: نجم الدين محمد بن أحمد بن علي القرشي الأموي الإسنوي المصري الشافعي (763ھ)

مخطوط: ۔مكتبة رفاعة الطهطاوي رقم (34)، مكتبة الغازي خسرو بك بسراييفو رقم (3379) مجموع، مكتبة الخالدية بالقدس 1347 سيرة نبوية 960-

طباعت: ۔ نا معلوم

صفحات: اصل: متن كتاب 1116 ص، تلخيص 182(أوراق: 91)

توضیحی نوٹ: تحفه اخوان الصفا في اختصار كتاب الشفاء[44] - نجم الدین محمد بن احمد بن علی القرشی الاموی الاسنوی المصری الشافعی (763ھ) کی تصنیف ہے۔ حاجی خلیفہ نے مؤلف کے نام میں "الصفوی" کی نسبت کا بھی اضافہ کیا ہے[45]۔ مؤلف کا تفصیلی ترجمہ ابن حجر نے دیا ہے[46]۔اس کتاب کا ایک مخطوط "مكتبة رفاعة طهطاوی" میں رقم 34 پر موجود ہے، جو 1011ھ کا نسخ شدہ، 30 اوراق پر مشتمل ہے، علامہ عبد الحیی الکتانی نے اپنے مکتبہ میں اس کتاب کے ایک نسخہ کی موجودگی کا ذکر کیا ہے[47]۔ اس کتاب کا دوسرا نسخہ "مكتبة غازی خسرو بك سراجيو" میں رقم 3379 کے تحت موجود ہے جو کہ 793 ہجری کا لکھا ہوا ہے اور 91 اوراق پر مشتمل ہے[48] تاہم اس کے کسی نسخہ تک رسائی نہیں ہو سکی ہے۔ محمد عبد اللہ الحبشی نے اس کتاب کا نام "مختصر اخوان الصفا في اختصار لباب الشفا" کے عنوان سے ذکر کیا ہے[49] اور الفہرس الشامل کا حوالہ دیا ہے، جب کہ وہاں پر یہ کتاب اپنے درست نام "تحفة إخوان الصفا في اختصار كتاب الشفاء" کے نام سے ہی مذکور ہے[50]۔اس سے الحبشی کی معلومات میں نقل کی غلطی ظاہر ہوتی ہے۔

3- لباب الشفاء

مؤلف / مصنف: محمد بن الحسن بن محمد المالقي (771ھ)

---

44 کتب تراجم میں صرف کتاب الشفا کے اختصار کا ذکر ہے، کتاب کا نام نہیں دیا گیا، تاہم الشروح والمؤلفات الموضوعة على كتاب الشفا لطاطمي، الفهرس الشامل للتراث العربي الإسلامي (السيرة) اور المدخل إلى كتاب الشفا کے حاشیہ میں اس کتاب کے مخطوطات کی مدد سے اس کا نام تحفة اخوان الصفا في اختصار كتاب الشفا بیان کیا گیا ہے۔

45 حاجی خلیفۃ، كشف الظنون، ج2، ص1053۔

46 ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی العسقلانی (852ھ)، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، (محقق: محمد عبد المعید ضان)، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، ط: الثانیۃ، 1392ھ/1972م، ج5، ص73

47 الکتانی، المدخل إلی کتاب الشفا، ص162۔

48 الطاطمی، الشروح والمؤلفات الموضوعة على كتاب الشفا، ص149۔ و۔ الکتانی، المدخل إلی کتاب الشفا، ص162

49 الحبشی، جامع الشروح و الحواشي، ج1، ص1098۔

50 الفهرس الشامل للتراث (السيرة)، ج1، ص156۔

حوالہ: الكتاني[51]، الفهرس الشامل[52]، خزانة التراث رقم 101682

مخطوط:۔ جامعة الزيتونة تونس رقم1181 (66) **طباعت:۔ نامعلوم**

صفحات: اصل: متن کتاب 1116 ص، تلخیص: 291 (اوراق: 146)

توضیحی نوٹ: لباب الشفاء *محمد بن الحسن بن محمد المالقی* (771ھ) کی تالیف ہے، جو انھوں نے *کتاب الشفاء* کی *تلخیص* کی ہے۔ اس کا *مخطوط جامعہ زیتونۃ* میں رقم 1181 (66) پر 146 اوراق پر مشتمل ہے، جسے *محمد بن الحسن البدرانی* نے لکھا ہے[53]۔ *عبد اللہ محمد الحبشی* اور *الزرکلی*[54] نے مؤلف کا نام *محمد بن حسن المالقی* ذکر کیا ہے، تاہم *علامہ الکتانی* نے المدخل إلى كتاب الشفا میں اس کا مختلف نام "الإمام أبو علي حسن بن أحمد بن أحمد الزهري المالقي المالكي" لکھا ہے، غالباً *علامہ الکتانی* کو اشتباہ ہوا ہے یا ان کے کاتب سے غلطی ہوئی ہے۔ خود المدخل إلى كتاب الشفا کے *مرتب/ محقق* نے ص 162 پر اپنے حاشیہ میں *جامعہ زیتونہ* کے مذکورہ نسخہ *بخط محمد ابن الحسن البدرانی* کا تذکرہ کیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہی کتاب اور مؤلف ہے، جس کا ذکر دیگر فہرست نگاروں نے کیا ہے۔ خزانة التراث- فهرس مخطوطات مركز الملك فيصل کے *الرقم التسلسلی* 101682 پر بھی *محمد بن الحسن بن محمد المالقی* 771ھ) سے منسوب اس کتاب کے *مخطوط* مكتبة العبدلية، جامعة زيتونه کے *نسخہ*، *مخطوط نمبر* 1181 کا اندراج کیا گیا ہے۔ *علامہ عبد الحیی* فرماتے ہیں کہ انھوں نے اس کا *مخطوط الجامع الاعظم* تیونس میں دیکھا، جو بہترین اختصار ہے، جس میں *کتاب الشفا* کے مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے اور بعض مقامات پر کسی چیز کی توجیہہ یا کسی مشکل کے جواب کا اضافہ کیا گیا ہے اور یہ کتاب اشاعت کے قابل ہے[55]۔ *علامہ عبد الحیی الکتانی* نے اس کتاب کا ذکر اپنی کتاب تاريخ المكتبات الاسلامية[56] میں بھی کیا ہے اور وہاں بھی اسے *الحسن بن احمد المالقی* سے منسوب کر کے کتاب کا نام "بلب الشفا" لکھا ہے، لیکن *محقق کتاب* نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ان کی مراد *محمد بن حسن المالقی* (711ھ) کی لباب الشفا ہے، جس کا *مخطوط جامعہ زیتونہ* تونس میں رقم 267/2 کے تحت ہے، *بروکلمان* SI632 کا حوالہ بھی دیا ہے[57]۔ *علامہ عبد الحیی الکتانی* اس کے بارے میں بتاتے ہیں کہ یہ *کتاب الشفا* کے تین چوتھائی کے برابر ہے اور اس کی ابتدا میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ *کتاب الشفا* کی شرح تھی، لیکن مؤلف جب مصر آئے تو وہاں کے علما نے ان کو اس کتاب کا اختصار کرنے کو کہا تو انھوں نے اس کے مکررات کو، جو 30 مواقع سے زیادہ تھے، حذف کر دیا اور اسانید کو ترک کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کی جناب میں کم تر باتوں کی نسبت اور عبارت میں درشتگی

---

51 الکتانی، المدخل إلى كتاب الشفا، ص 163۔

52 الفهرس الشامل للتراث (السيرة)، ج 2 ص 823۔

53 الطاطمی، الشروح والمؤلفات الموضوعة على كتاب الشفا، ص 142۔

54 الزرکلی، الأعلام، ج 6، ص 87۔

55 الکتانی، المدخل إلى كتاب الشفا، ص 163

56 الکتانی، عبد الحي بن عبد الکبیر، تاريخ المكتبات الاسلامية و من ألف في الكتب، الخزانة الحسنية، رباط، 1962، ص 142

57 بروکلمان، تاريخ الأدب العربي، ج 6، ص 271۔ (نوٹ: بروکلمان نے کتاب الشفاء کی صرف اسی ایک تلخیص کا ذکر کیا ہے)

اور رکاکت کو حذف کر کے اسے صاف ستھرا کر دیا، نیز القسم الرابع سے بعض حصے حذف کر دیے[58]۔

4- النجم الثاقب في اشرف المناقب (أسنى المطالب في أشرف المناقب)

مؤلف / مصنف: أبو طاهر الحسن بن عمر بن حبيب الدمشقي الحلبي الأديب (ت 779ھ)

مخطوط: مكتبة الجامعة ازهر الشريف رقم 309862، اسكوريال 1745، الجامعه الاسلاميه بالمدينة المنورة رقم 6276 -و- 778/ 2 [59]- الازهرية" رقم 10596 -و- 3595 ، الخزانة الحسينية رقم 9329 ، مكتبة الظاهرية رقم 33967 -و- رقم 5883 ت 1، دار الكتب المصريه رقم 37842 ب -و-46204 ب -و- مجاميع تيمور 120 ،دار الكتب الوطنية للجزائر رقم 340 و 4724 م ، اسكوريال، 504-و- 1745-و- 2587-

طباعت: ۔دار الكتب العلمية، بيروت 2010، دار الحديث قاهره 1996-

صفحات: اصل: 1116 ص، تلخيص: 157 ص

توضیحی نوٹ:۔ ابو طاہر الحسن بن عمر بن حبیب الدمشقی الحلبی الأدیب (779ھ) کی سیرت پر زیر نظر کتاب النجم الثاقب في اشرف المناقب کے نام سے مطبوع ہے اور دار الکتب العلمیہ نے شائع کی ہے،اس کے مقدمہ محقق میں اسے کتاب الشفا کی تلخیص قرار دیا گیا ہے[60]۔ مؤلف کی دوسری کتاب المقتفى من سيرة المصطفى کے محقق محمد بن حسین الذہبی نے البتہ اسے مناقب رسول اکرم ﷺ پر لکھی ہوئی (آزاد) کتاب قرار دے کر علامہ یوسف النبہانی کی کتاب جواهر البحار في مناقب النبي المختار کے ساتھ مطبوع ہونے کی اطلاع دی ہے[61]۔ اس کتاب کا ایک مخطوطہ جامعۃ الازہر سے ملا ہے، جب کہ آرکائیوز[62] سے اس کا مکمل مطبوعہ نسخہ ملا ہے۔ طارق بن محمد الطاطمی نے اس کا نام أسنى المطالب في أشرف المناقب لکھا ہے[63]۔ علامہ ابن حجر نے بھی الدرر الکامنہ میں[64] اسے أسنى المطالب فی اشرف المناقب کہا ہے، جب کہ محقق کتاب مذکور نے اپنے حاشیہ میں الدرر الکامنہ کا حوالہ دے کر ابن حجر کے اس قول کو مرجوح قرار دیا ہے اور اس کتاب کا درست نام اشرف المناقب ہونے پر دلائل دیے ہیں[65]۔ کتاب کے مقدمہ محقق میں اس کے دو مخطوطوں مکتبة الوطنية الجزائر رقم 1680 اور مكتبة الازهرية مصر رقم 309862 سے متن کی تیاری کا ذکر کیا گیا ہے۔ جامعۃ الازہر کے نسخہ کے طرح

---

58 الکتانی، المدخل إلى كتاب الشفا، ص 162۔

59 فهرس كتب السيرة النبوية و الصحابة في مكتبة المصغرات الفيلمية ، عمادة شؤون المكتبات، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، 1415ھ، رقم 329، ص 281۔

60 ابن حبیب الحلبی، ابی طاہر الحسن بن عمر بن حبیب الدمشقی، النجم الثاقب في اشرف المناقب، دار الکتب العلمیۃ، 2010، ص 11۔

61 ابن حبیب الحلبی، ابی طاہر الحسن بن عمر الدمشقی، المقتفى من سيرة المصطفى، دار الحدیث، قاہرۃ، ط: الاولی، 1996م، مقدمہ محقق ص 10۔

62 www.archives.org

63 الطاطمی، الشروح والمؤلفات الموضوعة على كتاب الشفا، ص 145۔

64 ابن حجر، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، ج 1، ص 134۔

65 بلعمری، محمد فیصل الجزائری، مقدمه تحقيق النجم الثاقب في اشرف الناقب لابن حبيب الحلبي، دار الکتب العلمیۃ، 2010، ص 11۔

پر اس کا نام اشرف المناقب لکھا ہے [66]، اسی طرح مکتبة الوطنية الجزائر کے نسخہ پر بھی اشرف المناقب لکھا ہے [67]، خود مؤلف گرامی نے بھی اپنے مقدمہ میں اسے النجم الثاقب ہی کہا ہے [68]۔ مؤلف نے کتاب کے آخر پر کہا ہے کہ انھوں نے اس کتاب کا آغاز بروز بدھ 3 جمادی الاخریٰ 763 ہجری میں کیا اور اسی سال میں شوال کے چاند رات کو اتوار کے دن مکمل کیا، یعنی چار ماہ میں کتاب مکمل ہوئی۔ مؤلف کی دوسری کتاب "المقتفى من سيرة المصطفى" ہے۔ دونوں کتب میں بہت سی عبارات مشترک ہیں اور مصنف نے انھیں پرندے کے دو پروں کی طرح بنایا ہے کہ ایک دوسرے سے مستغنی نہیں ہے [69]۔

جهود العلماء في تصنيف السيرة النبوية في القرن الثامن والتاسع هـ- کے مؤلف سے تسامح ہوا ہے کہ انھوں نے امام الشوکانی کی البدر الطالع کی سند پر حسن بن عمر ابن حبیب الدمشقی الحلبی (779ھ) کی کتاب النجم الثاقب کی بجائے دوسری کتاب نسيم الصبا کو قاضی عیاض کی الشفاء کی تلخیص قرار دیا [70]۔ دراصل مضمون مذکور جهود العلماء في تصنيف السيرة النبوية کے مولف، البدر الطالع للشوكاني کی عبارت میں رموز واو قاف نہ ہونے کی وجہ سے غلطی سے پچھلی کتاب کے نام کو اگلی عبارت سے ملا کر پڑھ گئے اور اس کتاب کا نام نسيم الصبا لکھ دیا، جو کہ ابن حبیب الحلبی کی ادب پر، ایک اور کتاب کا نام ہے۔ یہاں امام الشوکانی نے قاضی عیاض کا تذکرہ ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔

> ”وَله مؤلف في الأدب سَمَّاهُ نسيم الصِّبَا يشْتَمل على نفائس وَاسْتعْمل مفاصل شِفَاء القاضي عِيَاض فسبكها سجعًا وألف درة الأسلاك فِي دولة الأتراك سجع كُله يدل على مزِيد اطِّلَاعه وفصاحته [71]“

جب کہ امام ابن حجر نے الدرر الكامنة میں یہ عبارت زیادہ واضح لکھی ہے اور کتاب کا نام بھی بیان کیا ہے، لکھتے ہیں:

> "وله نسيم الصبا يشتمل على أدب كثير واستعمل مقاصد الشفاء لعياض وسماه أسنى المطالب في أشرف المناقب فسبكها سجعا سمعه منه أبو حامد ابن ظهيرة وصنف درة الأسلاك في دولة الأتراك سجع كله يدل على اطلاع زائد واقتدار على النظم والنثر [72]"

النجم الثاقب کے مضامین

النجم الثاقب، کتاب الشفاء فی حقوق المصطفى کی تلخیص ہے۔ مؤلف گرامی نے اس میں بہت عمدہ اختصار سے کام لیا ہے اور کتاب

66 یہ نسخہ مقالہ نگار کے پاس ہے، جو 58 اوراق، 114 صفحات پر مشتمل ہے۔

67 بلعمری، مقدمه تحقيق النجم الثاقب، ص10۔

68 ابن حبیب الحلبی، النجم الثاقب في اشرف المناقب، ص21۔

69 بلعمری، مقدمه تحقيق النجم الثاقب، ص12۔

70 فقیہی، عبدالحمید بن علی، جهود العلماء في تصنيف السيرة النبوية في القرنين الثامن والتاسع الهجريين (بحث مقدم في ندوة عناية المملكة العربية السعودية بالسنة والسيرة النبوية عام 1425)، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، المدینۃ المنورۃ، ص50

71 الشوکانی، محمد بن علی بن الیمنی (1250ھ)، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، دار المعرفۃ، بیروت، ج1، ص205۔

72 ابن حجر، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، ج2، ص135۔

الشفاء کے مضامین کا مفید نچوڑ پیش کرتے ہوئے اس کے مقاصد کو ایک موجز عبارت میں پیش کیا ہے۔ وہ عبارت کو ممتاز ادبی انداز میں نظم ونثر میں پیش کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ کتاب کو مقدمہ، تین فصلوں، رسول اللہ ﷺ کی مدح میں نظم اور خاتمہ میں تقسیم کیا۔ تینوں فصلوں میں انھوں نے درج ذیل مضامین کا احاطہ کیا ہے: ۱۔ رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور قدر کے سلسلہ میں اللہ کریم کا کلام، ۲۔ رسول اللہ ﷺ کے شمائل، ۳۔ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے دلائل، ۴۔ رسول اللہ ﷺ کے خصائص، ۵۔ رسول اللہ ﷺ کے امت پر حقوق[73]

مؤلف نے اس کتاب کو چار ماہ میں مکمل کیا، جیسا کہ کتاب کے خاتمہ پر انھوں نے خود صراحت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو 3 جمادی الاخریٰ 763ھ میں شروع کیا اور اسی سال شوال کی یکم کو اتوار کے دن اس کی تکمیل کی[74]۔

موضوعات وعناوین	الشفا بتعريف حقوق المصطفى دار الفكر 1988 م			النجم الثاقب في اشرف المناقب دار الكتب العلمية 2010م		
جلد اول	ابتدا	انتها	**صفحات**	ابتدا	انتها	صفحات
القسم الأول۔ الباب الأول في ثناء الله تعالى عليه وإظهاره عظيم قدره لديه	13	53	40	24	29	5
القسم الأول: الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنيوية فيه نسقا	54	164	110	30	53	23
القسم الأول: الباب الثالث فيما ورد من صحيح الأخبار ومشهورها بعظيم قدره عند ربه ومنزلته وما خصه به في الدارين من كرامته ﷺ	165	245	80	54	64	10
القسم الأول۔الباب الرابع ففيما أظهره الله تعالى على يديه من المعجزات وشرفه به من الخصائص والكرامات	246	374	128	65	129	64
كل صفحات			**358**			**102**
جلد دوم						

73 ابن حبیب الحلبی، النجم الثاقب في اشرف الناقب، ص 18۔

74 نفس مصدر، ص 154۔

القسم الثاني۔ الباب الأول في فرض الإيمان به ووجوب طاعته واتباع سنته	2	17	15	130	132	2
القسم الثاني۔ الباب الثاني في لزوم محبته ﷺ	18	33	15	133	135	2
القسم الثاني۔ الباب الثالث في تعظيم أمره ووجوب توقيره وبره ﷺ	34	59	25	133	135	2
القسم الثاني۔ الباب الرابع في حكم الصلاة عليه والتسليم وفرض ذلك وفضيلته	60	94	34	136	152	16
کل صفحات			**89**			**22**
غیر مشموله مباحث القسم الثالث و القسم الرابع	95	314	**219**			**Xx**

مختصر تبصرہ

مؤلف گرامی نے کتاب الشفا کو مختصر مقفع اور مسجع عبارت میں تلخیص کے ساتھ پیش کیا ہے، اور جابجا اشعار کے ذریعے سے مضامین کا اظہار کیا ہے۔ کتاب الشفاء کے مؤلف نے کثرت سے نبی پاک ﷺ کی شان میں آیات قرآنیہ ذکر کی ہیں۔ ملخص گرامی نے ان میں سے صرف چند آیات کو ذکر کیا ہے۔ کتاب الشفاء کی حدیث کی کثیر روایات کے متن کو حذف کر کے اپنے الفاظ میں ان کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ صرف شمائل نبوی کے باب میں رسول اللہ ﷺ کے شمائل کے الفاظ اصل کتاب سے ماخوذ ہیں، بقیہ کتاب میں عبارتیں اور الفاظ ملخص گرامی کے اپنے ہیں۔ درج بالا چارٹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ مؤلف نے جلد اول القسم الاول کے مضامین، جو کتاب الشفا میں 358 صفحات پر محیط تھے، ان کا خلاصہ 102 صفحات میں کر دیا ہے اور جلد دوم میں القسم الثانی کے مباحث جو کتاب الشفا میں 89 صفحات پر مشتمل تھے، انھیں 75 صفحات میں مختصر کر دیا ہے۔ یہاں پر اختصار کی شرح بہت کم ہے اور اصل کتاب اور اختصار کے صفحات میں بہت تھوڑا فرق ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب الشفاء میں ان ابحاث کو پہلے ہی اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ اس کے بعد جلد دوم کی القسم الثالث اور القسم الرابع کے مباحث جو کے 219 صفحات پر مشتمل تھے، انھیں النجم الثاقب کے مؤلف نے اپنی تلخیص میں شامل نہیں کیا۔

کتاب الشفا اور تلخیصات کا حجمی تقابل

کتاب الشفا کی کی چار منتخب تلخیصات کا اپنی اصل سے موضوعات تقسیم اور کمیتی تقابل کیا گیا ہے، جسے ذیل کی سطور میں جداول اور خرائط کی مدد سے ظاہر کیا جارہا ہے۔

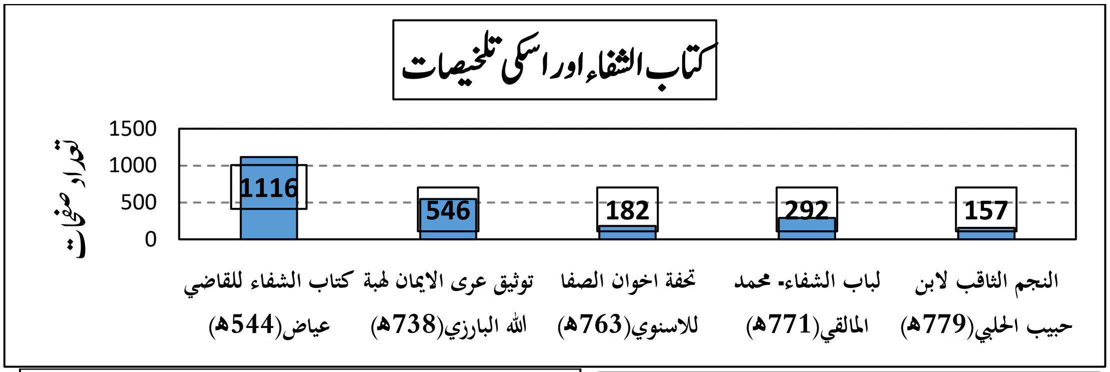

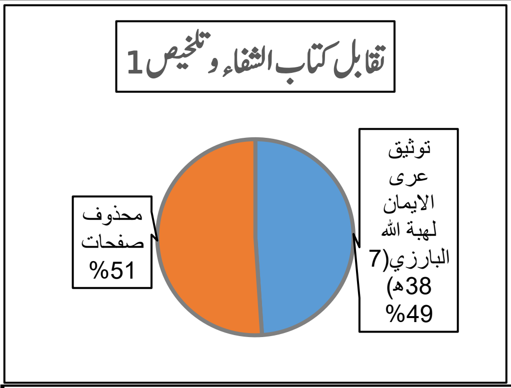

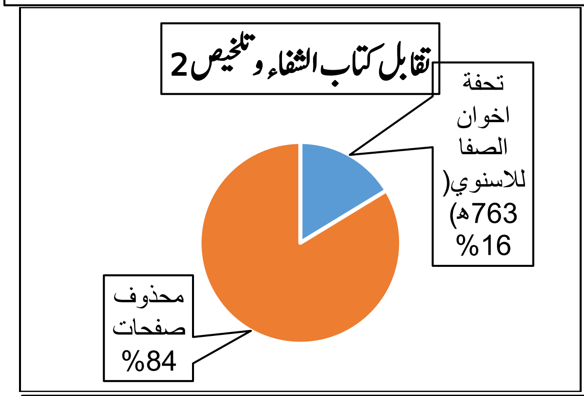

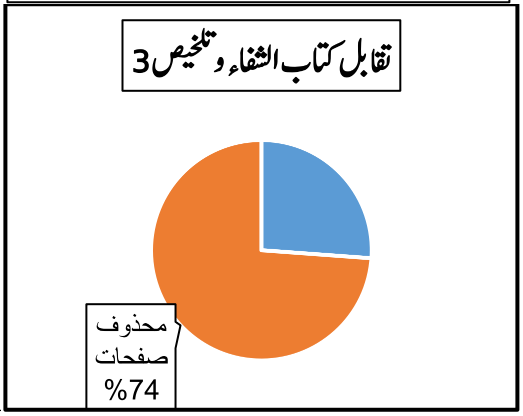

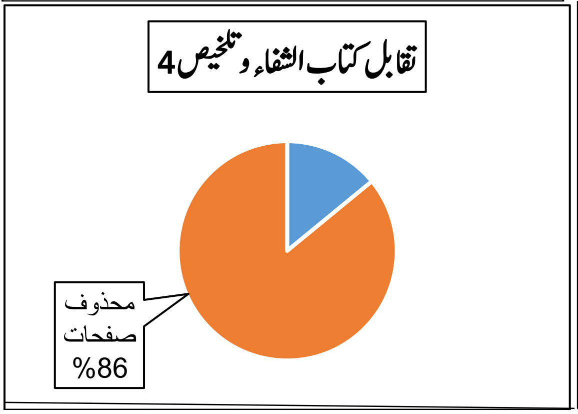

خلاصہ بحث

1. قاضی عیاض بن موسی الیحصبی (544ھ) کی کتاب الشفاء اپنے موضوع پر انوکھی اور مقبول کتاب ہے۔ متعدد علمانے اس کی شروح و تلخیصات اور انتخاب تیار کیے۔ مقالہ میں کتاب الشفا اور اس کی شروح کے بیس (20) مختصرات کی فہرست فراہم کی گئی ہے، جن میں سے درج ذیل چار تلخیصات پر قدرے تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے۔

أ. توثيق عري الايمان في تفضيل حبيب الرحمن لابی القاسم شرف الدین عبد اللہ بن عبد الرحیم بن ابراہیم الحموی الشافعی المعروف بابن البازی 738ھ۔ (مخطوط)

ب. تحفة اخوان الصفا في اختصار كتاب الشفاء ۔ نجم الدین محمد بن احمد بن علی القرشی الاموی الاسنوی المصری الشافعی (763ھ) (مخطوط)

ج. لباب الشفاء۔ محمد بن الحسن بن محمد الزہری المالقی المالکی (ت 771ھ)۔(مخطوط)

د. النجم الثاقب في اشرف الناقب (أسنى المطالب في أشرف المناقب)۔ابی طاہر الحسن بن عمر بن حبیب الدمشقی الحلبی الأدیب (ت 779ھ)۔(مطبوع)

نتائج

مقالہ کے نتائج کا خلاصہ درج ذیل نکات میں بیان کیا جا سکتا ہے:۔

1. کتاب الشفا کی پندرہ (15) تلخیصات زیر مطالعہ آئیں، اس کے علاوہ اس کی شروح کی بھی پانچ (5) تلخیصات کی گئیں، جس سے کتاب کی مقبولیت کا پتہ چلتا ہے۔
2. کتاب الشفاء لقاضی عیاض کی چاروں زیر تبصرہ تلخیصات بالترتیب اصل کا 49 فی صد، 16 فی صد، 26 فی صد اور 14 فی صد ہیں۔ ان چاروں میں سے ثالث الذکر، جو 26 فی صد ہے، کے جامع تر ہونے کی خبر علامہ الکتانی نے دی ہے۔ اوّل الذکر کے دونوں میسر مخطوطے ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، جس کے صرف رکن اوّل میں کتاب الشفا کے مباحث کا خلاصہ کیا گیا ہے، بقیہ ارکان دیگر کتب کے مباحث کے خلاصہ پر مشتمل ہیں، ثانی الذکر کتاب تک رسائی نہیں ہو سکی۔ کتاب الشفا کی تمام تلخیصات میں سے صرف آخری کتاب "النجم الثاقب في اشرف المناقب" کا مطبوعہ نسخہ میسر آ سکا ہے، مگر یہ صرف کتاب الشفا کی القسم الأول والثانی کی تلخیص ہے، القسم الثالث والرابع کے مباحث شامل نہیں ہیں۔
3. کتاب الشفاء کی تلخیصات کی وجہ موضوع کا اچھوتا پن، شہرت اور جامعیت ہے۔ کتاب کی متعدد تلخیصات نہ صرف اس کتاب کی مقبولیت کو اجاگر کرتی ہیں، بلکہ موضوع کی اہمیت اور اس فن میں اس کتاب کے جامع اور مانع ہونے کو بھی ثابت کرتی ہیں۔
4. کتاب الشفاء کی پہلی معلوم تلخیص "توثيق عري الايمان" کے نام سے آٹھویں صدی میں ہوئی، اس کے علاوہ متعدد تلخیصات اسی زمانہ میں لکھی گئی ہیں۔ آٹھویں صدی خاص طور پر کتاب الشفاء کی تلخیصات کی صدی ہے۔
5. قاضی عیاض کی کتاب الشفا اس حوالے سے رجحان ساز ہے کہ اس نے سیرت نگاری میں تحریک پیدا کی اور نہ صرف اپنی نہج، اسلوب اور موضوع پر کتب لکھنے کی ترغیب پیدا کی، بلکہ درجنوں علما کو اپنی شروح، تلخیصات اور تراجم لکھنے پر بھی آمادہ و تیار کیا۔

✪✪✪✪